أَيَحْسَبُ الْإِنسَانُ أَن يُتْرَكَ سُدًى

کیا سمجھ رکھا ہے انسان نے کہ اسے چھوڑ دیا جائے گا بلا حساب کتاب ۔

الْقِيَامَة

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيم

لَآ أُقْسِمُ بِيَوْمِ ٱلْقِيَـٰمَةِ ﴿١﴾

قسم کھاتا ہوں قیامت کے دن کی ،

وَلَآ أُقْسِمُ بِٱلنَّفْسِ ٱللَّوَّامَةِ ﴿٢﴾

اور قسم کھاتا ہوں جی (نفس) کی ، جو اولاہنا دیتا (ملامت کرتا) ہے ۔

أَيَحْسَبُ ٱلْإِنسَـٰنُ أَلَّن نَّجْمَعَ عِظَامَهُۥ ﴿٣﴾

کیا خیال رکھتا ہے آدمی کہ جمع نہ کریں گے ہم اس کی ہڈیاں ؟

بَلَىٰ قَـٰدِرِينَ عَلَىٰٓ أَن نُّسَوِّىَ بَنَانَهُۥ ﴿٤﴾

کیوں نہیں کر سکتے ہم کہ ٹھیک کر دیں اس کی پوریاں (انگلیوں کی) ۔

بَلْ يُرِيدُ ٱلْإِنسَـٰنُ لِيَفْجُرَ أَمَامَهُۥ ﴿٥﴾

بلکہ چاہتا آدمی کہ ڈھٹائی کرے اس کے سامنے ،

يَسْـَٔلُ أَيَّانَ يَوْمُ ٱلْقِيَـٰمَةِ ﴿٦﴾

پوچھتا ہے کہ کب ہے دن قیامت کا ؟

فَإِذَا بَرِقَ ٱلْبَصَرُ ﴿٧﴾

پھر جب چوندھلانے (متحیر ہونے) لگے تیور (بینائی)،

وَخَسَفَ ٱلْقَمَرُ ﴿٨﴾

اور گہہ (گہنا) جائے چاند،

وَجُمِعَ ٱلشَّمْسُ وَٱلْقَمَرُ ﴿٩﴾

اور اکٹھے ہوں (ایک ہوجائیں) سورج اور چاند،

يَقُولُ ٱلْإِنسَٰنُ يَوْمَئِذٍ أَيْنَ ٱلْمَفَرُّ ﴿١٠﴾

کہے گا آدمی اس دن، کہاں جاؤں بھاگ کر۔

كَلَّا لَا وَزَرَ ﴿١١﴾

کوئی (ہرگز) نہیں کہیں نہیں ہے بچاؤ۔

إِلَىٰ رَبِّكَ يَوْمَئِذٍ ٱلْمُسْتَقَرُّ ﴿١٢﴾

تیرے رب تک اس دن جا ٹھہرنا۔

يُنَبَّؤُا۟ ٱلْإِنسَٰنُ يَوْمَئِذٍۭ بِمَا قَدَّمَ وَأَخَّرَ ﴿١٣﴾

جتا (بتا) دینگے انسان کو اس دن جو آگے بھیجا اور پیچھے چھوڑا،

بَلِ ٱلْإِنسَٰنُ عَلَىٰ نَفْسِهِۦ بَصِيرَةٌ ﴿١٤﴾

بلکہ آدمی اپنے واسطے آپ سوجھ (دوراندیش) ہے،

وَلَوْ أَلْقَىٰ مَعَاذِيرَهُۥ ﴿١٥﴾

اور پڑا لا ڈالے (پیش کرے) اپنے بہانے (معذرتیں)۔

لَا تُحَرِّكْ بِهِۦ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهِۦٓ ﴿١٦﴾

نہ چلا (حرکت دو) تو اس کے پڑھنے پر اپنی زبان کہ شتاب (فورا) اس کو سیکھ لے ۔

إِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهُۥ وَقُرْءَانَهُۥ ﴿١٧﴾

وہ تو ہمارا ذمہ ہے اس کو سمیٹ رکھنا (جمع کرنا) اور پڑھنا (پڑھوانا)،

فَإِذَا قَرَأْنَٰهُ فَٱتَّبِعْ قُرْءَانَهُۥ ﴿١٨﴾

پھر جب ہم پڑھنے لگیں تو ساتھ رہ (سنتے رہو) اسکے پڑھنے کے،

ثُمَّ إِنَّ عَلَيْنَا بَيَانَهُۥ ﴿١٩﴾

پھر مقرر (یقینا) ہمارا ذمہ ہے اس کو کھول بتانا (مطلب سمجھانا)،

كَلَّا بَلْ تُحِبُّونَ ٱلْعَاجِلَةَ ﴿٢٠﴾

کوئی نہیں پر تم چاہتے ہو شتاب ملتی (دنیا)،

وَتَذَرُونَ ٱلْأَاخِرَةَ ﴿٢١﴾

اور چھوڑتے ہو دیر آتی (آخرت) ۔

وُجُوهٌ يَوْمَئِذٍ نَّاضِرَةٌ ﴿٢٢﴾

کتنے منہ اس دن تازے ہیں،

إِلَىٰ رَبِّهَا نَاظِرَةٌ ﴿٢٣﴾

اپنے رب کی طرف دیکھتے ۔

وَوُجُوهٌ يَوْمَئِذٍۭ بَاسِرَةٌ ﴿٢٤﴾

اور کتنے منہ اس دن اداس ہیں،

تَظُنُّ أَن يُفْعَلَ بِهَا فَاقِرَةٌ ﴿٢٥﴾

خیال میں (سمجھ رہے) ہیں کہ ان پر وہ ہوئے (ہوگا برتاؤ) جس سے کمر ٹوٹے۔

كَلَّآ إِذَا بَلَغَتِ ٱلتَّرَاقِىَ ﴿٢٦﴾

کوئی (ہرگز) نہیں جس وقت جان پہنچی ہانس (حلق) تک،

وَقِيلَ مَنْ ۜ رَاقٍ ﴿٢٧﴾

اور لوگ کہیں کون ہے جھاڑنے والا؟

وَظَنَّ أَنَّهُ ٱلْفِرَاقُ ﴿٢٨﴾

اور وہ اٹکلا (سمجھا) کہ اب آیا چھوٹنا (وقتِ جدائی)،

وَٱلْتَفَّتِ ٱلسَّاقُ بِٱلسَّاقِ ﴿٢٩﴾

اور لپٹ گئی پنڈلی پر پنڈلی۔

إِلَىٰ رَبِّكَ يَوْمَئِذٍ ٱلْمَسَاقُ ﴿٣٠﴾

تیرے رب کی طرف ہے اس دن کھنچ (روانہ ہو) جانا۔

فَلَا صَدَّقَ وَلَا صَلَّىٰ ﴿٣١﴾

(اس کے باوجود) پھر نہ یقین لایا ہے، نہ نماز پڑھی،

وَلَـٰكِن كَذَّبَ وَتَوَلَّىٰ ﴿٣٢﴾

پر (بلکہ) جھٹلایا ہے اور منہ موڑا۔

ثُمَّ ذَهَبَ إِلَىٰٓ أَهْلِهِۦ يَتَمَطَّىٰٓ ﴿٣٣﴾

پھر گیا اپنے گھر کو اکڑتا۔

أَوْلَىٰ لَكَ فَأَوْلَىٰ ﴿٣٤﴾

خرابی تیری! خرابی پر خرابی تیری۔

ثُمَّ أَوْلَىٰ لَكَ فَأَوْلَىٰٓ ﴿٣٥﴾

پھر خرابی تیری! خرابی پر خرابی تیری۔

أَيَحْسَبُ ٱلْإِنسَٰنُ أَن يُتْرَكَ سُدًى ﴿٣٦﴾

کیا خیال رکھتا ہے آدمی؟ کہ چھوٹا رہے گا بے قید (بلا حساب کتاب)۔

أَلَمْ يَكُ نُطْفَةً مِّن مَّنِىٍّ يُمْنَىٰ ﴿٣٧﴾

بھلا نہ تھا ایک بوند منی کی جو ٹپکے (رحم مادر میں)،

ثُمَّ كَانَ عَلَقَةً فَخَلَقَ فَسَوَّىٰ ﴿٣٨﴾

پھر تھا لہو کی پھٹکی، پھر اس (اللہ) نے بنایا (پیدا کیا) اور ٹھیک کر اٹھایا۔

فَجَعَلَ مِنْهُ ٱلزَّوْجَيْنِ ٱلذَّكَرَ وَٱلْأُنثَىٰٓ ﴿٣٩﴾

پھر کیا اس میں جوڑا نر اور مادہ۔

أَلَيْسَ ذَٰلِكَ بِقَٰدِرٍ عَلَىٰٓ أَن يُحْۦِىَ ٱلْمَوْتَىٰ ﴿٤٠﴾

کیا ایسا شخص (ایسی ہستی) نہیں (کر) سکتا؟ کہ جلا دے (زندہ کرے) مردے۔

****

© Copy Rights:
Zahid Javed Rana, Abid Javed Rana
Lahore, Pakistan
www.quran4u.com